دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: FMD-0388　　تاریخ: 04-05-2017

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پرائز بانڈ کی فوٹو کاپیوں کی خرید و فروخت کرنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ پرائز بانڈ کی خریداری، اس پر درج قیمت کے علاوہ مزید اضافی رقم کے ساتھ کی جاتی ہے۔ جس کو عرف میں On پر خریدنا، بیچنا بھی کہا جاتا ہے۔ پرائز بانڈ مارکیٹ میں ایک طریقہ یہ بھی رائج ہوتا جارہا ہے، کہ انعامی بانڈز کی سیریز کی خرید و فروخت یوں کرتے ہیں کہ مثلاً اس سیریز 654301 کی پوری سیریز سو بانڈز پر مشتمل خرید لیتے ہیں، اس طرح کہ اس سیریز کے پہلے بانڈ کی فوٹو کاپی بیچتے ہیں اور بیچنے والا حکومت کی طرف سے جاری کردہ پرائز بانڈ اپنے ہی پاس رکھتا ہے اور خریدار کو فقط فوٹو کاپیاں دیتا ہے اور اس کے بدلے ہر پرائز بانڈ پر جو مخصوص رقم لی جاتی ہے وہ وصول کرلیتا ہے اور اس طرح جس کے پاس مثال کے طور پر ساڑھے سات ہزار والے 100 پرائز بانڈز حاصل کرنے کے لئے ان کی قیمت 7,50,000 (ساڑھے سات لاکھ) روپے نہ بھی ہوں وہ شخص بھی بس اضافی چارجز جیسے 2500 روپے دے کر ان کی 100 فوٹو کاپیاں حاصل کر سکتا ہے، پھر جب تک تاریخ نہ آجائے وہ بیچنے والا ان سیریز کے پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیاں کسی اور کو نہیں دے سکتا۔ اگر مخصوص تاریخ پر ان پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیوں کے نمبرز میں سے کسی پر انعام نکل گیا تو اس خریدار کو پورا انعام مل جاتا ہے اور اگر انعام نہیں نکلا تو وہ فوٹو کاپیاں ضائع قرار پاتی ہیں اور دیئے گئے اضافی چارجز کا مالک پرائز بانڈ کی فوٹو کاپیاں بیچنے والا ہی قرار پاتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیوں کی خرید و فروخت جائز ہے یا نہیں؟

سائل: شجاع عطاری (5-A/3، نارتھ کراچی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیوں کی خرید و فروخت ناجائز و حرام ہے۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سوال میں مذکور پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیوں کی خرید و فروخت کے اس طریقے کار میں "پرائز بانڈز" کا حامل شخص، بانڈز اپنی ملکیت اور قبضے

میں رکھتا ہے اور دوسرا شخص ایک مخصوص رقم کے عوض "پرائز بانڈز" کی فوٹو کاپیاں حاصل کرتا ہے اور طے یہ ہوتا ہے کہ بانڈز کی ان فوٹو کاپیوں پر درج سیریز میں سے کسی نمبر پر انعام نکل آیا تو بانڈز کا حامل، اس فوٹو کاپی کے خریدار کو انعام کی پوری رقم دے گا اور انعام نہ لگنے کی صورت میں وہ فوٹو کاپی بے کار ہو کر رہ جاتی ہے ۔

اس طریقے کار کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے، کہ خریدار ایک امید موہوم پر پانسا پھینکتا ہے، فوٹو کاپیاں لے کر ایک مخصوص رقم دیتا ہے کہ اگر انعام نکل آیا تو اُس کے ضمن میں اُس کی طرف سے گئی ہوئی رقم اُسے واپس مل جاتی ہے اور انعام نہ نکلنے کی صورت میں خریدار کی رقم ڈوب جاتی ہے اور شرعی طور پر اصلِ جوا اور روحِ قمار یہی ہے اور جوا حرام قطعی ہے۔ لہذا پرائز بانڈز کی فوٹو کاپیوں کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

قمار کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی فرماتے ہیں: "القمار من القمر الذي يزداد تارة وينقص أخرى، وسمي القمار قمارا لأن كل واحد من المقامرين ممن يجوز أن يذهب ماله إلى صاحبه، ويجوز أن يستفيد مال صاحبه وهو حرام بالنص" یعنی لفظ قمار، قمر سے بنا ہے جو گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ قمار کو قمار اس لئے کہتے ہیں کہ جوا کھیلنے والوں میں سے ہر آدمی کے اندر یہ امکان رہتا ہے کہ اِس کا مال اس کے مقابل کو مل جائے یا اُس کا مال اسے مل جائے۔ اور یہ نص کی رُو سے حرام ہے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ج9، ص665، مطبوعہ: کوئٹہ)

جُوا حرام قطعی ہے، اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَیْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ" ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ۔

(القرآن الکریم، سورۃ المائدہ، پ7، آیت 90)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا عطاری عفی عنہ الباری

07 شعبان المعظم 1438ھ / 04 مئی 2017ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشاء کی نماز کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے